سالانہ معہ محصول پیشگی تین روپیہ
ششماہی معہ محصول پیشگی ... آنہ

جلد ۶	بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۸ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۸ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء	نمبر ۱۲

مقدمۃ الجیش
پہلے ہی کیون نہ سمجھ لیا

اخبار اسلام کے ایڈیٹر نے یہ کیا حماقت کی کہ کہ بالمن جا سندن کے
خیر خواہ سے نبیرے بجے ہمپر لائبل کیس چلانیکی تیاری کر دی اور
پھر جب ہم کیس چلانے کو تیار ہو گئے تو لگے ہمارے منت سماجت
کرنی پڑی ۔ نوابزادہ نصراللہ خانصاحب کے بیچ مین وانا پڑا اور
آخر کار مقدمہ واپس لینا پڑا ۔ اگر پہلے ہی ہمارے مضمون کی بیوقوفی
کر لیا جاتا تو کیون خفت اوٹھانی پڑتی ۔ وہ تو خیر ہوئی کہ
ہمکو اسلامی ہمدردی کا خیال آگیا ورنہ میان ایڈیٹر کو ۱۰۰
... کے لینے پڑتے اور اگر ہم جرمانہ کا
روپیہ نہ دیتے تو وہ زندان کی ہتکنا پڑتا خیر گذشت بگذشت
آئندہ کو نصیحت ہو کہ اب ایڈیٹر اخبار اسلام خود ہمسے ملا کر
لیا ہوا اور ہمنے بھی صفائی دل اپنا کر دیا ہے اسلیئے ہم

کبھی تو چین لینے دو

پنچ بہادر کے شائقین بھی عجب بیتاب منش ہین ۔ گذشتہ
ہفتہ کا پرچہ بوجہ عید کی تعطیل کے بند رکھا گیا تھا تو شکایتی
خطون کی ریل پیل ہو گئی ۔ بالخصوص جن وہنون نے زیادہ
شکایت کی کہ چونکہ ہفتے مین بعضون نے تو یہی گمان
کر لیا تھا کہ ہم نے بھی اور اخبار والون کی طرح دھرغش کا وطیرہ
اختیار کر لیا ۔ سالانہ رقم ہی ہڑپ کر گئے ۔
آسے یار و یہ کیا اندھیر ہے ۔ بارہ مہینے مین دو دن
تو چین سے بیٹھنے دو ۔ تمہین ہماری جانکاہی پر ذرا بھی
رحم نہین آتا ۔ ۲۴ گھنٹون مین ۲ گھنٹہ کا تو آرام
لے لینے دیا کرو ۔ ایک ہی اخبار تو نہین جسکو سب پڑھ جائین
بفضل خدا جو اخبار شائع ہوتے ہین جنمین ایک ہفتہ ہی ہے ۔ ہمین
مین جن حضرات نے ناشائستہ طریقون سے شکایت کی ہے اونکو چاہیئے کہ
وہ ایک ایک فوٹو اپنے دل مین ضرور پشیمان ہو لین ۔

امیر الاخبار

غالباً اسکی اطلاع تو کل ناظرین پنچ بہادر کو ہو گئی ہو گی
کہ انجانب کے اہتمام سے ایک جدید اخبار امیر الاخبار بھی نکلتی
ہے ۔ اور شہر انجانب کی خاص توجہ ہے کیونکہ اوسکو چچا
کابلی دضیاء الملۃ والدین حضرت امیر عبدالرحمن خان والی
دولت خداداد افغانستان) کی سرپرستی مین دیا ہے ۔ اور
حضرت امیر پنور کی خدمت مین اخبار بھی بہیجا جاتا ہے اسلئے اسکی
وضع طرح بھی اس ڈھنگ کی رکھی گئی ہے کہ شائقین
اخبار مذکور ہی سر دیکھے ہاتھ مین لیکر دیکھنے کیلئے بیتاب ہو
جائین ۔ مختلف خوشنما رنگون سے چھاپا جاتا ہے ۔ کاغذ بھی
اعلی درجہ کا رنگین لگایا جاتا ہے اور مضامین کی نسبت ہم
کچھ نہین کہہ سکتے ناظرین خود دیکھ کے کہہ سکتے ہین ۔ اسکا سادہ
نمونہ ہے جسمین ہمکو فی خریدار کا نقصان رہتا ہے گویا گنج بخش
فیض رسانی ہوا افسوس کہ اسپر بھی بعض شوقین گرانی کی شکایت

واہ ری اسلامی شیر

اسمین تو شک نہین کہ مسلمانون کیلئے یہ زمانہ نہایت ہی پُر خطر ہے ۔ انکی شامت اعمال سے غیر قومین انپر ایسی حاوی ہو گئی ہین کہ وہ ماہی کے سر ذلت و رسوائی کا بجانہ وانہ ۔ اور گذشتہ لکہ وہ اسلامی بادشاہ ہونیر بھی اگلی نسل بُرا رہی ہین ۔ اور مسلمانونپر جو تکرار دبا کی گئی ہے وہ کہی ہوئی ہے اسلئے ان کو کان دباکے سُننا پڑتا ہے ۔ دوسرے یہ سبب بھی ہے کہ مسلمانون کی غیرت و حمیت بھی اوڑ گئی ۔ بادشاہان سلف تو کیا اگر کوئی بزرگان دین کو بھی فاسق فاجر ٹہرادے تو زبان نہی نہ ہلاوین ۔ کچھ تو آزادی کا خیال انکو روک دیتا ہو اور کچھ اونکی بیچارگی اور درماندگی کا خیال انکا کلیجہ مسوس دیتا ہے ۔ مگر وہ جو کہتے ہین کہ خدا پنج انگشت یکسان نکرد ۔ ابھی گئے گذرے زمانے مین بھی بعض ایسے شیر دل موجود ہین کہ جب کبھی وہ اس قسم کے کلمے سُنتے ہین کہ جنسے شاہان سلف یا بزرگان قوم کی ہتک ہوتی ہے تو فوراً اونکو جوش آجاتا ہے اور وہ بھی میدان بین چوگان ہین گوئے کہکے معترضین کو ایسا کلہ شکن جواب دیتے ہین کہ وہ اپنا سا منہ لیکر رہجاتے ہین چنانچہ بمبئی کے ایک رئیس اعظم منشی محمد حسن صاحب متقبہ ہی خیالات کے شخص ہین اونکو قومی حالت سے نہایت دلچسپی ہے ۔ اور اسلام کے بہی ہمدرد ہین ۔ حال مین اونہون نے اپنی حمیت کا ایک ثبوت دیا ہے ۔ کہ نواب محسن الملک بہادر نے دوسرے یا تیسرے جلسہ مین اوس فقرے کی تلافی کرنی شروع کی کہ جس کے ذریعے سے مسلمانون کو اپنی حکومت گورنمنٹ برطانیہ سے چھین لینے کے لئے اوبھارا تھا ۔ سورت زعفران کی آمد کی رو مین وہ فقرہ اونکی زبان سے نکل گیا بعد مین جب اونکا خیال آیا ہوگا اسلئے اونہون نے انگریزی بادشاہون کی تعریف کرنی شروع کردی اور ایسی تعریف کی کہ

عرش معلّٰی پر پہنچا دیا

خیر اسمین تو کوئی ہرج نہ تھا ۔ جو شخص سیر بھر تعریف کے قابل ہو ۔ اگر اوسکی تعریف سوا سیر کردیجائے تو چندان مضائقہ نہین لیکن اونہون نے تو یہ غضب کیا کہ اسلامی بادشاہون کو ظالم ۔ جابر ۔ مجہول ۔ فاسق فاجر وغیرہ کلمون سے یاد کیا ۔ اسپر متقبہ صاحب کو جوش آگیا ۔ اور اونہون نے نواب صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم کو شرم نہین آتی ۔ سفید داڑھی ہوجانے پر بھی مسلمانون کی دل آزاری کرتے ہو ۔ یہ داڑھی تمنے اسلئے لمبی کی ہے کہ مسلمان کہلاکے اسلامی بادشاہون پر چوٹین کرو ۔ نواب صاحب کے پاس ان باتون کا جواب ہی کیا تھا ۔ اون کے ہوش باختہ ہوگئے ۔ اور مجبوراً اونکو معافی مانگنی پڑی ۔

نواب محسن الملک بڑے ہی پولیٹکل مین ہین وہ جلسے وہ یہ سمجھے تھے کہ یہ جلسہ (سورت کنفرنس) تو تعلیم یافتون کا ہے ۔ ان کے سامنے چاہے جسقدر شاہان سلف کی مذمت کیجائے یہ کان بھی نہ ہلائینگے ۔ کیونکہ یہ انگریزی تہذیب سے فیض پاچکے ہین ۔ اسلئے یہ ذرا بھی چون و چرا نہین کرینگے ۔ اور میرے اس بیان سے یورپین صاحب بہادر جو شریک جلسہ مین بہت محظوظ ہونگے ۔ اور مجھکو گورنمنٹ کا بڑا خیر خواہ سمجہینگے اور اگر وہ کلمہ کسی انگریز نے سمجہ بھی لیا ہوگا تو اپنی تعریف توصیف اور شاہان سلف کی مذمت سنکر وہ پھڑک جائیگا ۔ اور وہ کلمہ مطلق اوسکے دل سے فراموش ہوجائیگا ۔ متقبہ صاحبکی ہمت کو آفرین ہے کہ نئی تہذیب والون کے جلسہ مین ہی انہون نے ڈنکے کی چوٹ نواب محسن الملک کی غلط بیانی کی تردید کردی اور صاف یہ کہدیا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ ان انگریزون کے خوش کرنیکے لئے کہہ رہے ہو کہ جو اسوقت جلسے مین شریک ہین ۔ عجب تھا کہ وہ اور زیادہ گرجتے

لعنت ہو خدا کی

کسی بزرگ نے اس زمانہ کے لئے سچ کہا ہے کہ اسلام بدر کتاب و مسلمانان در گور ۔ مسلمانون مین اسلامی حمیت کا تو نام ہی نہین رہا ۔ معاذاللہ تنہا اگر انکے سامنے کوئی قرآن مجید کی بھی بیحرمتی کرے تو انکو ذرا بھی پرواہ نہو ۔ ہر شخص اپنے دل مین یہی خیال کرے کہ اوہ ۔ ہمین کیا ۔ ہمکو کیا مسلمان ہم خواہ مخواہ کیون اس جھگڑے مین اپنے کو پھنسا دین ۔ بہت سی باتین اسوقت ایسی ہوتی ہین کہ جنسے کلام پاک کی سراسر بیحرمتی ہوتی ہے مگر کوئی کان تک نہین ہلاتا ۔ یہ تو ایک ظاہری بیحرمتی ہے ۔ کہ کلام مجید کو غیر قومین چھاپتی ہین ۔ ہمنے پہلے ہی کہا تھا کہ مسلمانون کو فکر اسکا انسداد کرنا چاہیے ۔ کیونکہ جب غیر قومون کی مذہبی کتابین ہم نہین چھاپتے تو وہ ہماری دینی کتابین کیون چھاپین اسکا بندوبست ایک ہی عرضی مین ہوسکتا ہے ۔ بشرطیکہ کل اسلامی کتب فروش اتفاق کرکے کوشش کرین ۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا ۔ اصل مطلب یہ ہے کہ اب اس سے زیادہ بڑھکر قرآن مجید کی بیحرمتی ہونے لگی ۔ اور مسلمان ہین کہ خواب خرگوش مین پڑے ہوئے ہین ۔ غضب تو یہ ہے کہ مسلمان ہی بیحرمتی کرتے ہین ۔ غضب خدا کا کہ ایک مسلمان نے فونوگراف مین کلام مجید کی چند سورتین بھر لی تھین اور وہ ایک ایک پیسہ پر تو جنسی (مرغم) مین ہر شخص کو سناتے تھے ۔ فونوگراف والے کا نام لکھنا تو مناسب نہین ۔ کیونکہ اوس شخص نے توبہ کرلی اور ہمارے سامنے وہ چیز جسمین قرآن حافظون کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ جنہون نے یہ نامعقول حرکت کی ۔ ایک کا نام حافظ آفتاب الدین (میرٹھی) ہے اور دوسرے کا نام حافظ محمد ابراہیم دیوبندی ۔ یہ مسلمانون کو

بدمغز الیپورین جج

لوگ سچ کہتے ہین کہ آزاد منشی۔ حق گوئی۔ نڈر کا اِس پر منحصر ہے نہ گورے ماس پر۔ یہ دولت عطئی خدا جسکو ملے اوسکا حصہ ہے۔ بالعموم انگریزی حکام کی نسبت عوام کا یہ خیال ہے کہ وہ گورے کالون کے مقابلہ مین نرمی کا برتاؤ سے کام لیتے ہین لیکن مسٹر پنیل سشن جج نے صاف طور پر یہ بتلادیا کہ ع پنج انگشت یکسان نخورد۔ ایک خون کا مقدمہ جو اون کے اجلاس مین پیش ہوا اوسمین اونہون نے ایسی کارروائی کی کہ تمام اہل حکام کی آنکھین کھلی کی کھلی رہگئین۔ بات یہی کہ مسٹر پنیل کے نزدیک اوس مقدمہ مین پولیس کی گہری سازش ثابت ہوئی اسلیئے اونہون نے تمام پولیس کو آڑے ہاتہون لے ڈالا۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو حوالات مین بھیجدیا۔ اوسکے لیئے لفٹننٹ گورنر نے کسی خاص وجہ سے بذریعہ تار سفارش کی کہ اوسکو کیون پھانس لیا۔ اُسپر تو اور ہی دمدمہ۔ یہ حضرت ایسے بگڑے دل نکلے کہ اونہون نے وہ تار بھی سرعدالت پڑھکے سنادیا۔ اور پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا۔ کہ درحقیقت وہ خود نہین چاہتی کہ اِس حکومت مین انصاف کا ڈنکا بجے۔ اور اسکی رعایا پولیس کے اڑنگون سے محفوظ رہکر آسایش سے بسر کرے۔ اور یہ بھی مین جانتا ہون کہ لوگون کے نزدیک تو سچ بات کہنا آدھی لڑائی ہے مگر گورنمنٹ کے مقابلہ مین جنہین آپکو حق گو ثابت کرنا چاہیے اوسکی پوری شامت ہے۔ مگر خیر ہرچہ بادا باد۔ مین اپنا فرض ایمانداری کے ساتھ ادا کرونگا۔ اس وقت جہانتک ایمانداری نے ایما دیا کہ ان کہی باتین بھی کہہ گئے اور گورنمنٹ کی پالیسی کیطرف حقیر سی اشارہ کیا۔ یہ نہ سمجھے رہین دریا مین اور مگر سے بیر۔ آخر گورنمنٹ نے اپنی جبروتی شان اور منصفانہ پالیسی نحو معطل کرکے ثابت کردکھائی۔ غالباً اونکا مقدمہ ولایت ہو جائیگا کیونکہ یہان گورنمنٹ نے مسٹر پنیل کی فریاد سننے سے انکار کردیا۔

صلح پر گولی

یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ڈوچون نے آخر اپنے دل مین سوچا کیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے خود اپنی طرف سے صلحنامہ پیش کیا۔ گو اسکے دشمنون نے اپنے دل مین گورنمنٹ کو ضعیف سمجھ لیا اور مخالف اخبارون نے خوب مضحکہ اڑایا۔ سبات کو گورنمنٹ صلحنامہ پیش کرنے سے پیشتر ہی خوب سمجھتی ہوگی مگر اسنے اپنے آپکو رحمدل ثابت کرنیکے لیئے دشمنون کی طعنہ زنی بھی دانستہ گوارا کرلی۔ مگر افسوس کہ ابھی بھی ڈوچ راہ پر نہ آئے بلکہ اب تو وہ اور سر چڑھ گئے۔ بڑی بے پروائی اور جہالت آمیز فقرون کے ساتھ صلحنامہ واپس کردیا۔ اسکے بعد شاید لارڈ کچنر نے اتمام حجت کے لیے صلح کے متعلق اور کچھ کہلا کے بھیجا ہوگا۔ یا پہلی شرطون مین ترمیم کی ہوگی۔ غرض برٹش لشکر کا قاصد صلح کی جھنڈی لیئے ڈوچون کیطرف جارہا تھا۔ اُن بے تمیزون نے جو دیکھا کہ کوئی شخص صلح کا پیغام لیئے آرہا ہے۔ اور انکو صلح کے نام سے نفرت ہے۔ اسلیئے انہون نے دور ہی سے بیچارے کو اڑا دیا۔ ایک بندوق ایسی تاک کے لگائی کہ گولی سینہ مین بیٹھی۔ اور صلح کن صاحب قلابازی کھاکے گھوڑے سے نیچے آرہے۔

اسکی تو صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ڈوچون نے اب دل مین یہ ٹھان لی ہے کہ جیسا بھیڑیون مین یا قصائی کے کھونٹے سے۔ خیر اگر اونکا یہی منشا ہے تو اب گورنمنٹ کو بھی قصائی بننا پڑیگا۔ ابتک تو اسنے انگریزی تہذیب اور شایستگی سے کام لیا مگر اب اسکو پوری قوت سے کام لینا پڑیگا اور انگریزی فوج اسبات کی کوشش کریگی کہ ڈوچ نامی تک ستیاناس ہوجائے تا وقتیکہ فوج بھیجی گئی ہے زیادہ وہان بھیجکر ہستی کی نگہان و در کرے ہر وہ۔ دیکھین تماشا انگریزی فوج پر یہ حرب ہے جو بجائے خود کسی بلائے ناگہانی کیطرح اونپر ٹوٹتی ہے۔

چینی اولجھن

چینی معاملات مین نئی اولجھنین پیدا ہوتی جاتی ہین روس نے دھاندل کرکے منچوریا تو دبا ہی تھا ٹینٹسن کے قریب ایک مقام اور دبا بیٹھا وہان تو انگریزی فوج بھی مقابلہ مین اڑ گئی۔ انگریزی افسر نے کہا کہ یہ کیا واہیات بات ہے چت بھی اپنی پٹ بھی اپنی۔ آخر ہمارے لیئے بھی کچھ رہنے دوگے یا سب ہمین ہڑپ کرجاؤگے اسپر روسی فوج کچھ آڑے آئی۔ انگریزی فوج بھی سیدھی ہوگئی کہ جسطرح چاہے مقابلہ کرلو۔

خیر وہ معاملہ تو رفع دفع ہوگیا۔ دونون سلطنتون مین تار دوڑگئے۔ اور بذریعہ تار یہی یہ فیصلہ قرار پایا کہ ابھی دونون کی فوجین وہان نہ رہنے پائین۔ تحریری مباحثہ ہوگا۔ جسکی جیت ہوجائے وہی اپنی فوجین وہان بھیجدے۔ اِس معاملہ کو تو عاقبت اندیش گورنمنٹ نے بروقت تھام کرلی۔ اب رہا منچوریا کا معاملہ۔ وہ سخت تشویشناک ہے۔ اوسکا فیصلہ کسطرح ہوتا نظر نہین آتا۔ کیونکہ اوس علاقہ پر روسی فوجین چھائی ہوئی ہین۔ اور روس نے جنگ کا پورا سامان کرلیا ہے امریکا۔ جرمن۔ برٹش۔ جاپان چین پر زور ڈال رہے ہین کہ تو نے چپکے چپکے روس سے کیسے معاہدہ کرلیا اور منچوریا کے کل حقوق اوسکو دینے کی کیسی دل مین ٹھان لی۔ اگر تو نے معاہدہ پر دستخط کیئے تو پھر بہت برا کرنی ہوگا۔ سات پانچ نے دھمکا کیسے چین نے روس سے یہ کہہ بھی دیا کہ اتنی طاقتون کے مقابلہ مین مین تمہارے حسب منشا کارروائی نہین کرسکتا۔ روس نے جواب دیا کہ تو عہدنامہ پر دستخط نہین کرتا تو خیر کر ہمکو تیرے دستخطون کی کوڑی پروا نہین۔ ہم تو منچوریا کو اپنے قبضہ سے کبھی نکلنے دینگے۔ اگر کوئی مرد کا بچہ ہے تو

لگے بہکنے

معلوم ہوتا ہے نواب محسن الملک بہادر بڑھاپے کی بدولت اب الٹی بہار ہوگئے ہیں۔ کبھی کبھی جوش میں آکر سخت دلشکن آمیز خیالات بھی ظاہر کر بیٹھتے ہیں۔ قرینہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قبلہ و کعبہ مرشد آفاق پیر نیچر کے بعد اپنی زندگی بیکار سمجھے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لکچر میں پورے جوش سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ وہ جوش اسلامی تو نہیں ہوتا مگر قومی ضرور ہوتا ہے۔ کوئی محب قوم کی بے انتہا خیرخواہی کا بھی قائل ہو جاتا ہے اور اسکا صدور بے اختیاری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں نواب صاحب بہک جاتے ہیں اور کسی نہ کسی طریقہ سے اسکی تلافی بھی کر دیتے۔ سورت میں جو کانفرنس کے اجلاس ہوئے اور اسکے پہلے جلسہ میں بدولت بھی شریک تھے۔ نواب محسن الملک بہادر نے جو کچھ گل افشانی کی اوس کے ہر ہر فقرہ پر ہم غور کرتے ہیں [illegible] لکچر میں نواب صاحب نے مسلمانوں کو ابھارنے کے لئے یہ فرمایا کہ اگر تم لوگ دولت۔ ثروت۔ عظمت۔ شوکت۔ حکومت چاہتے ہو تو اعلی تعلیم حاصل کرو۔ اور تجارتوں کے سلسلے وسیع کرو۔ جب ملفوظ نواب صاحب کے منہ سے حکومت کا لفظ نکلا۔ مجھکو حیرت ہوگئی کہ آپ خلیفۃ النیچر ہوکر اور یہ بدعت۔ پیر نیچر تو گورنمنٹ انگلشیہ کی جڑ بنیاد مضبوط کرتے کرتے مر گئے۔ اور یہ ایسے ہونہار خلیفہ ہوئے کہ مسلمانوں ہی کو حکومت کیلئے ابھارنے لگے۔ اس فقرے پر مجکو تعجب نہیں ہوا ملا مسٹر جاکر جا دیر ہی کن انکھیوں سے کئی منٹ تک نواب صاحب کا چہرہ دیکھتے رہے۔ اونکے چہرے پر غصہ تو تھا مگر استعجاب کے آثار نمایاں تھے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ایسے خطرناک جلسہ میں نواب صاحب کے منہ سے ثروت و حشمت کے ساتھ حکومت کا لفظ کیوں نکل گیا۔ شاید قافیہ کے لحاظ سے یہ سوجھا ہوگا۔ اسکو ہم کیوں جمع کریں۔ خیال نہ کیا کہ ایسا قافیہ بنائی

ہم قافیہ تنگ کر دیتا ہے

اسلامی کانفرنس

نواب زادہ نصراللہ خان بیرسٹر ایٹ لا نے جو مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کانفرنس قائم کی ہے اسکا افتتاح سورت میں ہوا۔ بڑی دھوم دھام کیساتھ جلسے ہوئے خوب خوب لکچر بازیاں ہوئیں۔ اس کانفرنس کی سرپرستی بمبئی پریسیڈنسی کے ہز ایکسیلنسی نواب ہر قوم کے خیرخواہ گورنر صاحب بہادر نے قبول فرمائی ہے۔ اسلئے قوی امید ہے کہ وہ سلسلہ نامدار کانفرنس کی اغراض پر خاص توجہ فرمائینگے اور جن حضرات نے کہ اسکی امداد کا وعدہ کیا ہے وہ اپنے وعدہ پر قائم رہینگے۔ اس کانفرنس کی اغراض واقعی مسلمانوں کی بہبودی اور ترقی کا باعث ہونگی انشاءاللہ ہیں۔ لوگوں کا اسکی نسبت جو یہ خیال ہے کہ یہ علیگڈھ کالج کی شاخ ہے یہ بالکل غلط ہے۔ نواب زادہ نصراللہ خان صاحب سچے مسلمان اور بزرگان دین کے معتقد ہیں۔ خدا کے فضل سے پابند صوم و صلوۃ بھی ہیں اونکو نیچریت کی ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ پیر نیچر کے سخت مخالف ہیں بلکہ جب اس نابکار کے مذہبی عقائد کا ذکر آتا ہے تو وہ سچے دل سے اسپر تبرا بھیجتے ہیں۔ اسیواسطے انہوں نے خود یہ فرمایا کہ سرسید کے مذہبی خیالات سے میں کوسوں دور ہوں۔ انہوں نے جن جن طریقوں سے اسلام کا مضحکہ اڑایا ہے اون سے پناہ مانگتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جناب اس کانفرنس کی تائید کرتے ہیں اور اسکی کامیابی کے لئے صدق دل سے دعا بھی کرتے ہیں خداوند کریم اس کانفرنس کے مقاصد کو پورا کرے اور مسلمانوں کو اسکے فیض پہنچائے اور اسکے اراکین کو علیگڈھ کالج کے اور نیچری لوگوں کی صحبت سے بچائے رکھے۔

اراکین کانفرنس کو ہم ابھی سے آگاہ کئے دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے کسی مصلحت یا دنیا سازی کے خیال سے اسلامی راہ سے ایک قدم ذرا بھی ہٹایا تو سب سے پہلے مخالفت کے لئے ہم ہی کمر بستہ ہو جائینگے اسی حیثیت سے ہم نے کانفرنس کی دعوت نہیں مانی

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوی

نام	مقام	رقم	کیفیت
شیخ محمد حسن صاحب احمد آبادی	بمبئی	[illegible]	
شیخ حبیب صاحب لکھنوی	بمبئی	[illegible]	
کے عبد القادر صاحب	بنگلور	[illegible]	
عبد السلیم عرف بابا میاں صاحب مقدم	میلاپل (اعلی باغ)	[illegible]	ضمیمہ مسیح قوم محمد ارشد صاحب ہیڈ امام مسجد ،، بمبئی
علی میاں صاحب ہمارے	،، ،،	مر	
شیخ حسام الدین صاحب	نمبر ۱ (جہانگیری)	مر	
شیخ ہارون صاحب	،، ،،	مر	،،
شیخ حسن صاحب	،، ،،	مر	،،
بابو فتح محمد صاحب کمرشل ایجنٹ	میانسیر	[illegible]	
محمد حسن صاحب کردی ساکن سر رود منڈ جلگام	نمبر ۱ اکبر ذرد منزل	[illegible]	
میزان رقم سابقہ		[illegible]	
میزان کل		[illegible]	

شکر ہے کہ اٹھیوں کے جلسہ انجمن اسلام بمبئی کو چندہ حجاز ریلوے کی طرف توجہ ہوئی۔ آج ... انجمن اسلام میں جلسہ ہے تمام مسلمان جمع کئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ انجمن اسلام کے اراکین کو بڑی کامیابی ہوئی۔ اگر اراکین انجمن اسلام نے مستقل مزاجی ... ہزار کی کی۔ تو ہم جانی کل رقم اور اسکی ... صرف قسطنطنیہ بھیج دینگے۔

پھٹے سے منہ

کسی نے سچ کہا ہے ع قضا چیونٹی کی جب آتی ہے اوسکے پر نکلتے ہین۔ د اخبار اسلام کے ایڈیٹر کو جو ایڈیٹری کے جوش اور تاتو مذاقی کے زور نے او بھلایا تو آپنے وہی مثل کرہی کہ آ بیل مجھے مار۔ آپ نے اپریل کے پنچ بہادر مین چند ماہ پہ وقت سے چند خوجون کے خلاف کے ضمن مین اخبار اسلام کی نسبت یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اوسنے چند لغو تعین کے مراسلات ایک دوسرے کے جواب مین شائع کیے۔ یہ اوسکے حق نادانی ہوئی۔ مذہبی معاملات مین دخل انداز ہونا اور بات کا بتنگڑ بنانا سراسر حماقت ہے۔ اس تحریر پر ایڈیٹر صاحب قضا کے جلد سے باہر ہو گئے اور اپنے سے بالا مین ... کے دعا ... ایسے ... پر چڑھ گئے کہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ دعوی ہتک ٹھونک بیٹھے۔ ۱۲ مارچ کو اونہون نے سولیسٹر ... کی معرفت ایک نوٹس بھی ہمارا نام ... تحریر کے وجوہات ۴۸ گھنٹے مین پیش کرو۔ اوس نوٹس کو پڑھکر ایجاز نے ایک عذر داشتی تعجب اٹھایا اور یقین خیال کیا کہ اخبار اسلام کا ایڈیٹر تو خیر قانون کی باریکیون سے نابلد ہے مگر نوٹس تصنیف کرتے وقت سولیسٹر صاحب کی عقل کہان چلی گئی تھی۔ اگر اونکو اخبار اسلام کی ہتک کا بڑا ہی درد تھا تو ہمسے معافی کی درخواست کرتے یا کچھ معاوضہ طلب کرتے۔ ہمارے مضمون کی وجہ بنیاد دریافت کرنا تو سراسر لغو تھا افسوس ہے کہ قانون کے پتلے ہو کر بھی اونکو دماغ شریف مین یہ خیال نہ سمایا کہ اگر ہمارے پاس ایسا خیال ظاہر کرنے کی کوئی وجہ نہ ہوتی تو ہمین کیا بھینس نے کاٹا تھا کہ بیٹھے بٹھائے اپنے کو آفت مین ڈال دیتے اور جب اسکی کافی وجہ بھی تو ہمارا ہی کیا غرض پڑی تھی کہ ہم سولیسٹر صاحب کی خدمت مین وجوہات پیش کر کے اپنے کو ہتک ثابت کرتے۔ کہئے میان مدعی اخبار اسلام کا کچا چٹھا پیش کر کے اپنے دشمنون کو ... غرض ... نوٹس ... گئی ... اکثر ... جواب لکھ دیا کہ ہم

کوئی وجہ نہین بتاتے

خانگی نوکر چہ کہ مردون کا کام نہین ہین جو کچھ بتانا ہوگا ڈنکے کی چوٹ اپنے اخبار مین بتائینگے۔ بہتر ہے ہم بشکر نمبر اخبار کے منتظر رہو۔ نوٹس کا تو ہمنے یہ جواب دیا مگر بعد مین ہمین یہ خیال ہوا کہ اگر اپنے مضمون کے وجوہات بھی اخبار مین تحریر کر دینگے تو ایڈیٹر صاحب مع ہمدرد اور سولیسٹر صاحب سرد ہو کر رہ جائینگے۔ نوٹس کا نتیجہ کچھ بھی نہین نکلیگا۔ مناسب یہ ہے کہ کوئی ہتک ہر سپ کہہ کے ٹھنڈی سانس لیجائیے تاکہ ایڈیٹر اخبار اسلام یہ سمجھے کہ ان کے پاس کوئی ثبوت نہین۔ اور جوش مین آکر وہ دعوی کر بیٹھے۔ چنانچہ اوسکے جوش کو ترقی دینے کے ہمنے یہی نہین کیا کہ اخبار مین نوٹس کا جواب نہین دیا بلکہ ہم پریس کی زنجیر ہی کھینچ چلے۔ اخبار اسلام کا ایڈیٹر یہ سمجھا کہ مقدمہ کے ڈر سے بھاگ گئے اوسنے اسموقعہ کو غنیمت سمجھکے دعوی ٹھونک دیا۔ سبحان اللہ کی شان ... دیکھئے کہ اخبار اسلام کا ایڈیٹر اور حضور اپنا خرچ کی گرفتاری کی درخواست۔ مجسٹریٹ صاحب تو ہمی ... غالباً ... مسٹر سلیٹر بہادر تھے ... کو ایسی درخواست کی جرأت ہوئی۔ وہ یہ سمجھا کہ مسٹر سلیٹر اپنی ذات سے نہایت منصف اور سنجیدہ مزاج ہین اور یہ دولت اسکا افعال و خاص سے بھی خوب واقف ہین ہمارے لیے وہ ایسی درخواست قیامت تک بھی منظور نہین کر سکتے۔ مدعی کے بیرسٹر اور سولیسٹر نے بہت زور لگایا مگر مجسٹریٹ صاحب نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ پنچ بہادر کا ایڈیٹر مشہور و معروف اور پبلک کی نگاہون مین عام طور پر معزز سمجھا جاتا ہے ایسی شخص کے لیے مین تم کو وارنٹ نہین دے سکتا اور وارنٹ تو کجا مین تمکو ابھی سمنس بھی نہین دونگا کیونکہ ایڈیٹر پنچ بہادر ایسا حماقت شعار نہین کہ بغیر سمجھے بوجھے کسی کی لٹھ کھینچ لے۔ ... ہونے کی بات ... میرا خیال ہے کہ یقین کرتا ہون کہ اوسنے جو کچھ لکھا ہوگا کافی ثبوت سے

بھروسہ پر لکھا ہوگا

اسپر مدعی کے بیرسٹر اور سولیسٹر نے یہ کہا کہ ایڈیٹر پنچ بہادر نے ہمارے نوٹس کو بے پروائی کیساتھ ٹالدیا ہمنے وجوہات طلب کی تہین مگر اوسنے سیدھی لفظون مین جواب تک نہ دیا۔ اسپر مجسٹریٹ صاحب بہادر نے فرمایا کہ مین اپنا نوٹس دیکر جواب طلب کرونگا وہ مدعالیہ حاضر ہو کر ثبوت پیش کریگا اگر وہ کافی ثبوت نہ پیش کر سکا تو مین تمکو سمنس دیدونگا۔ مدعی کے بیرسٹر و سولیسٹر نے اسی کو بھاگتے بھوت کی لنگوٹی سمجھا۔ ایڈیٹر اخبار اسلام کو ہماری نسبت یقین تھا کہ وہ ہندوستان کا دورہ لگانے گئے ہین دو تین مہینے سے کم مین نہین آسکینگے اسلیے یہ نوٹس ہی کامیابی کیلیے کافی تہا۔ غرض مجسٹریٹ صاحب نے نوٹس ہمارے نام کا جاری کیا کہ تم کیون نہ مقدمہ چلایا جائے۔ ۲۹ مارچ کو اسکی کافی وجہ عدالت مین حاضر ہو کر پیش کرو۔ یہ نوٹس ۱۱ تاریخ کو شایع ہوا تھا مگر اہلکاران دفتر کو ۲۰ مارچ کو ملا اسی روز ہمکو بذریعہ تار اطلاع دی گئی اور سرقت ما بدولت نوجنڈی کا سیر تاملی فرما رہے تھے۔ گویا یون سمجھنا چاہیے کہ ہین گرچے مین عذر لگا۔ خیر اوسی روز ما بدولت لیو سایا جتنا باندھ کر وہان آنہکے اور رات گزرتے ہی بمبئی کی سمت روانہ ہو گئے بھگنے ... کے یہان آدھمکنے کی خبر سنکر ایڈیٹر اخبار اسلام ... تو اوس کے ہوش بگڑ گئے۔ کیونکہ مقدمہ مین جان ہی کیا تھی۔ وہ مدعا لی پر ... بازی کی تھی اور ہماری نسبت یہ خیال کیا گیا تھا کہ وہ وقت مقررہ پر یہان پہنچ نہ سکینگے اسلیے وہ وہین سر پیٹتے بیٹھے معافی مانگ کر اپنا پیچھا چھڑا لینگے۔ یہ قسمی سنہ ... کر ما بدولت ... کمیس پر ... کھائی بیٹھے ہین۔ جیسے ہمنے اخبار نکالا ہے۔ ہزارون کو ... ہون نے ڈالا۔ ... آرزو رہی کہ کوئی ... میدان بن کر مقابلہ مین آئے۔ (پنچ)

قانونی گرفت مین ...

معرکہ آرائی

مجھپر مقدمات کا طوفان کیون آیا

یون تو ہر قسم کی آفت تقدیری ہوتی ہے لیکن جو اوسکی آمد کے ظاہری اسباب ہوتے ہین الزام انہپر ہی لگایا جاتا ہے۔ مدارالمہام ریاست رامپور اور دیوان ریاست للتہ پورہ دو تین ماہ سے وکیلون سے مشورہ لیتے پھرتے تھے مگر اونکی ہمت نہ ہوتی تھی لیکن دفعتاً دونون نالشون کے دائر ہو جانے کا ایک اور ہی سبب ہوا۔ اور وہ یہ تھا کہ جو خط متعلق ریاست للتہ پورہ ۱۴ نومبر گذشتہ کے جامع العلوم مین شایع ہوا تھا جو آب تنازعہ ہو شایع ہو گئے دو تین روز بعد ہی مسٹر ہوڈ کلکٹر سہارنپور نے میرے وکیل مرزا زین العابدین سے بلکے؟ وہ مانگا۔ مرزا صاحب نے مجھسے وہ خط لیکر خود سہارنپور جاکر صاحب موصوف کو دکھایا اور واپس کیا۔ ورنہ ڈپٹی صاحب سے دریافت کیا کہ مجھکو اطلاع دیجئے کہ آپ کس روز سہارنپور رہینگے۔ دورہ مین آنیسے مجھے تکلیف ہوگی کیونکہ مین علیل ہون نہ معلوم کیا مصلحت سمجھکر ڈپٹی صاحب نے مرزا صاحب کو اطلاع دی کہ مین دورہ مین ہون آپ انکی تکلیف نہ کرین۔ اس کے دو تین روز بعد ہی مجھے ایک خط مسٹر ونسٹر کلکٹر مرادآباد کا ملا جسکا مضمون یہ تھا کہ "مینے ۱۴ نومبر کا جامع العلوم پڑھا اور اوسمین ایک خط مرزا تہور علی بیگ دیوان ریاست للتہ پورہ کا دیکھا۔ کیا آپ اوس کے واقعات کو صحیح جانتے ہین اور اگر عدالت مین معاملہ جائیگا تو کیا آپ ثبوت دینگے۔ مین چاہتا ہون کہ آپ مجھکو وہ خط دکھلادین جس ذریعہ سے مجھے خط دکھانیکو لیکر وہی ذریعہ واپسی کا ہوجائیگا"

اس خط کا جواب مینے بذریعہ رجسٹری شدہ خط دیا کہ مجھے خط دکھانے مین کوئی تامل نہین مگر وہ میرے وکیل کے پاس ہے دو تین دن مین واپس آسکتا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ خط دکھانے مین میرا نفع بھی ہوگا۔ آپ مجھے اطلاع دین کہ کس مقام پر جو ریلوے لائن سے قریب ہو حاضر خدمت ہون کیونکہ بیمار ہون ورنہ ہر مقام پر حاضر ہو سکتا تھا۔ فقط

اس خط کے جواب مین مجھے مسٹر ونسٹر کا خط بذریعہ ڈاک تار ملا کہ ۲۰ دسمبر کو مین حسن پور ہونگا۔ اس سے زیادہ قریب ریلوے لائن سے شاید مین پھر نہون۔ لہذا ایہان [illegible]۔ فقط

اسکی تعمیل مینے یہ کی کہ فوراً مرزا تہور علی بیگ کا خط لیکر حسن پور پہنچا۔ مگر اوس روز کلکٹر صاحب حسن پور نہ پہنچے اور مین سخت علیل ہو کر واپس چلا آیا۔ کلکٹر صاحب کو اگلے ہی دن مینے دوسرا رجسٹری شدہ خط بھیجا کہ مین کل حاضر ہوا تھا مگر حضور وہان تشریف نہین لائے۔ اور مین سخت بیمار ہو گیا لہذا واپس چلا آیا اب آپ مجھے اطلاع دین کہ کس روز آپ مرادآباد ہونگے تاکہ خط لیکر حاضر ہون۔ اسکا جواب مجھے نہین دیا گیا۔ مین یہ سمجھا کہ شاید ضرورت نہ سمجھی گئی ہو مگر درحقیقت یہ بات نہین ہوئی بلکہ کلکٹر صاحب مجھسے شاید برہم ہو گئے۔ اور اس لئے مجھپر ایک ہی دن اور ایک ہی وقت دو دعوے دائر ہوئے۔ للتہ پور والا مقدمہ جسمین خود کلکٹر صاحب کا تعلق تھا کیونکہ ڈپٹی صاحب اور ونسٹر صاحب آپس مین دوست ہین اور خصوصاً اونکی ہی تحریک سے مجھسے خط طلب کیا گیا تھا۔ وہ تو جنٹ صاحب کے یہان دائر ہوا اور رامپور کا مقدمہ خود اپنے اجلاس مین پیش کر لیا۔ اپنے اجلاسی مقدمہ مین ایک ہزار کا وارنٹ ضمانت اور پانسو کے مچلکے طلب کئے۔ اور للتہ پورہ والے مقدمہ مین پانسو کی ضمانت اور مکان کی تلاشی کا وارنٹ جاری ہوا۔ اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ مجھے کس قدر مصیبت کا سامنا ہوا ہوگا۔ جس حالت مین کہ مین خود وہ خط پیش کرنے پر اور ہر شخص کو دکھانے پر آمادہ تھا تو تلاشی کا حکم سراسر جبر اور مجھے ہتک کرنا تھا۔ علاوہ ازین ایک یہ سوال بھی ہر شخص کو پیدا ہو سکتا ہے کہ مرزا تہور علی بیگ نے مرادآباد مین ہی مقدمہ کیون دائر کیا۔ اونکی سہولت سہارنپور مین زیادہ تھی وہان کیون نہین کیا؟ اسکی ظاہرا وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ڈپٹی صاحب نے مرزا تہور علی کو منع کر دیا اور ونسٹر صاحب نے مجھے اچھی طرح درست کرنے کا وعدہ کر لیا ہو۔

چنانچہ اسکا ظہور یون ہوا کہ رامپور کیس مین مجھے انتہائی سزا دی گئی۔ مجھے یہ باتین قبل اطلاع نالشون سے معلوم تھین لیکن مین یہ خیال کرتا تھا کہ ذاتی دشمنی ایک یوروپین کو ایسے کام پر مجبور نہین کر سکتی۔ ورنہ مین شروع ہی مین ضلع دیگر کو انتقال مقدمات کی کوشش کرتا۔ رامپور کیس کا فیصلہ سننے کے بعد مجھے حال کھلا اور للتہ پورہ کیس مین کلکٹر صاحب کی بحد دلچسپی نے مجھے خوف دلایا کہ مین ضرور اب خاموشی کو دور کرون۔ چنانچہ مینے ۱۰ تاریخ مارچ کو درخواست انتقال مقدمہ دی اور سیر ایڈیم نامنظوری کا حکم لکھدیا گیا۔ ونسٹر صاحب کا گورنمنٹ کو ایسا تار دیکر مسٹر جان تھامس جنٹ مجسٹریٹ کو انفصال مقدمہ کے لئے روکنا بھی مجھے شبہ مین ڈالتا تھا مگر گورنمنٹ نے اونکی آخری درخواست کا دیر مین جواب دیا اور نہ بخود چارج دیکر بہرایچ جانا ہی پڑا۔ اور مقدمہ ابھی تک زیر تجویز پڑا ہے۔ مجھے مجبوراً اسقدر یورپین صاحبان کو شہادت مین طلب کرنا پڑیگا اور

او سوقت یہ حال معلوم ہوگا کہ مجھے کس جرم پر ایسی سخت سزا دی گئی ہے۔ فقط

صوفی انبا پرشاد

دہلی میں وبائی امراض کا ڈیرہ ڈنڈا

پنچ بہادر ۔ پہلے پہل بادشاہوں کے وقت میں ہندوستان جنت نشان و مردڑھوں کی گھر گھرتان کا مصداق بنا ہوا تھا ۔ مگر اب یہ ویرانہ مرا بے پیمانہ متعدی امراض کا سنڈاس ہو گیا ہے کلکتہ بمبئی سے کراچی تک صفائی کی کرنجیاں ایجا کیچ بھری ہوئی جتی بہتی نظر آتی ہیں پھر بھی طاعون ہوں ہیضہ حبشی ۔ بخار و خار سے آدمی دن دونے رات چوگنی تیزی ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ ہندوستان کی پہلی آب و ہوا پر بلیوں پانی پھر گیا ۔ حفظان صحت کی کمزنتہ کرنے ساری خاک میں ملتی چلی جاتی ہے ۔ ممبران کمیٹی بھی گھبرا گئے ہاری کہیں ٹرکرا کر جلا تک نہیں چھوڑتے ۔ صفائی ملتی ترکی کی دست شفقت سے ہر بیڑا پر کرتی سو خیکر ہوجاتی ہو ۔ مگر قضائی بیگ ...کا صلوا کھلا دیتی ہے ۔ بقول شخصے کہ صفائی جس قدر بڑھے صفائی ہوتی جاتی ہے بعض مجہول نامعقول سمجھتے ہیں ۔ کہ یہ بیماریاں آدمی کی جہل میں ریل گاڑی پر سوار ہو کر آجاتی ہیں ۔ بمبئی میں تو بالکل محرمات ٹہکانے کی سمجھتے ہیں ۔ ہمارے سوچ بچار کا گدلا پانی بہی سی نشیب میں مرتا ہے حضرت وہ کیوں جاؤ نہیں بڑے کی جیٹھ دنا ۔ دہلی خاص یہ خمت کی صفائی کو ہی ملاحظہ کیجئے ۔ ممبران کمیٹی نے وہ رہتان تان کے صفائی میں خاک تُشانی کی کہ رب نام طاعون کا ۔ سرکو بھر یاد ہو جاتے ڈال دو ۔ ہیا ایک جن کر باؤ بھر توا ۔ نہ کوڑا نہ گرشتہ نہ فاقہ نہ جہل نالتی بگاڑ سکے بہول گرمسے بڑا دو صفائی ۔ بازاری منڈی بگرم سڑکوں پر دیکھنے میں آتی ہے ۔ گلی کوچہ سنتے ہیں ۔ سہ دہلی گلی ز بہشت سے عمومًا عفونت کا باعث ہوا کرتے ہیں ۔ مع آپ ہندو مسلمانوں کے میل جول کی وجہ سے بعض بعض مسلمانی گلی کوچہ بھی میلے ہوتے جاتے ہیں ۔ جمعداران صفائی بھی نانا شاہ سے کم نہیں ۔ گلی کوچہ میں گئے اور بخار چڑھا اس سے وہ بہی بازاروں کی بڑی سڑکوں پر حلال خور و کمو جہاز فلی وکیا جو روجان سے گھٹنے سے جاتے لگتے ہیں ۔ اون کے جاتے ہی حلال خور بھی تو چل میں آیا کا بورا لادو جاتے ہیں ۔ گلی کوچہ سڑیں یا نہ سڑیں ۔ طبیر یا ہو پیدا ہو یا نہ ہو ۔ توبہ توبہ تہو تہو ۔ ہم ہی بہ سے گلی کوچہ میں بھی صفائی ہوتی ہے ۔ اور بہت چمکتی سی صفائی ہوتی ہے ۔ مگر اون ہیں گلی کوچوں میں جہاں ممبر صاحبان یا جمعدار صاحبان کی قیام گاہ ہے ورنہ خیر سلا ۔ اور وہیں تک روشنی آگے اندھیر ہے کوئی گلی کوچہ والا کہہ تو دے کہ ہم نے جمعدار صاحب کی صورت دیکھ کر اپنے آنکھوں میں سکھ کا خطاب دیا ہو ۔ حلال خوروں کی کچھ نہ پوچھو بس کمیٹی جہد ناہ میں گویا سور بیں بنے ہوئے ہیں ۔ جدہر دیکھو بے تماشا موٹے اور تہاڑے ہیچے جاتے ہیں ۔ کسیکو سلام نہ مجال خدا سلامت رکھے نہ بجو نہ بچو ۔ پولیس حلال خوروں کو دیکھو تو دو جا ہی پیڑ و بیٹھا سے لقا کبوتری کی طرح اکڑ کیلئے کرتی ہوئی جاتی ہیں کہ امام و مجتہد تک قدم آنکھوں پر تو رکھ کر سر پر رکھیں ۔ اور وظائف نہ کریں ۔ حلال خوروں کے تنخواہ ہمارے پلہ ہوگی تو جوتوں نے بگاڑ سے ہیں ۔ حافظ عزیز الدین صاحب کی گلی کی حلال خوری سارے شہر کی حلال خوروں سے زیادہ تنگ مزاج ۔ بد دماغ ۔ بد مغز ہیں کر دیکھا ہر حلال خوروں کو تو کیا بڑے گہر سے کی مستورات کو نہیں بخشتی ڈر کر سے ہی میں ڈوالے پہرتی ہی عاد رفتی سے وہ ہو نہ بالی اور گستاخانہ کلمات سے پیش آتی ہے کہ توبہ ہی بھلی ہے ۔ اپنی نزاکت جتانے کو ٹوکرا اوٹھا کر گلی میں سوجسکو ٹہیکیاں بجتی ہے آخر گلی میں ٹوکرا ہی چھوڑ کر چل دیتی ہے ۔ چار پانچ ٹوکرے بہرے بہرائے جا بجا گلی میں رات دن فالتو پڑے رہتے ہیں ۔ موری صاف کرنے کو عذر نہیں کہیں تو کہتی ہے پہلے تم صاف کرکے سکہا دو تب میں صاف کروں گی ۔ اس علاقہ کے جمعدار صاحب شاید گلی کا ملاحظہ نہیں کرتے ۔ ورنہ وبائی امراض کا خیمہ اس گلی میں کبھی نصب نہوتا ۔

[illegible]

رجبی یا عجبی

۳۱ ماہ [illegible] ایک نادر جہر دارہ تسلیم کا جہیر کورنش کے بانسو نہیں پیوست کرکے سعد شریف میں جو جاتا ہے دیگر نعوذ باللہ ہے وہ رزشریف) سننے کا جناب بندہ درگاہ جب کل مکروہات دنیوی سے فارغ ہوئے تو بیکار جانشیں کچھ کیا کر خیال فرمایا کہ اے ارضیان السلام کے بیچ میں سرگشت کرنے لگے یہ دیکھ و وہ دیکھ یہاں چہل پہل وہاں پہلانگ کے بعد جہاں ہی رجبی شریف کے جلسے کے متعلق مضمون کو ملاحظہ فرمایا اور سپر چرچ سلام کا سکہ جانا اپنی حضور سلامت کا کام ہے اور آپکے کلام والا مرام ہر جبر قدر [illegible] موجود ہیں ان کو لطا اعادہ کرنا فضول در فضول ہے صرف دو ایک جملہ کی اخیر سطر میں تم فرمایا ہے کہ تعصب سے گرما گرم دو روپیہ ہا ہے ۔ اول تو بیچا کا عنکبوتا بیچا گیرو کا اس نوز کے دیکھنے والے اور میں زر گرا ہے جو بجائے سلام بندگی زیر [illegible]

نور ہی فرمائیں نا نباہ کہ آپ کو کیا فائدہ ہوا جبکہ گرداگرد نور برسا آپ گرداگرد والونمیں ہیں یا بیچ وسط میں ہم یہ ہی سمجھتے ہیں کہ (خیر الامور اوسطہا) پھر کیا سبب وسط میں نہ برسے گرداگرد برسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو شناخت نہیں شفق کے جو افق آسمان میں دکھائی دیتی ہے اُس کو آپ نور ہی تصور فرمانے لگے آگاہ باشی کہ ہنوز نہیں برس رہا ہے بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی برستا رہا ہے اور برسیگا۔ دیگر صفحہ کالم دوسری سطر اول میں لکھا ہے کہ پنڈا جس لئے آنجناب اگر یہ جلسہ ذکر خداوندی ہے تو نذر پیڈ کی ضرورت ہے نہ کہ تال کی اور عطا ذکر رسالتمآب وہ بھی تحکماً آفیسرات سے خالی ہے اور یہ تکلفات شنیدہ نہ ذکر خداوندی کی طرح بخشتی ہیں نہ ذکر رسول کو وہاں ذرا اگر ایک چراغ روشن کر کے شمع اور سامعین بیٹھ جائیں اوسمیں انفعل فسعل برکت دیتا ہے یہ وہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم) اللہ تعالے صورت اور لباس کو نہیں دیکھتا بلکہ دل اور نیتوں کو دیکھتا ہے تحت قاعدہ ہر چیز داخل ہوگی فافہم فتدبر) آگے آپ رقمطراز ہیں مختصر یہ کہ شب معراج کا نور صاف صاف بہ محفل اقدس تھی یا مختصر دسکا جواب صاف یہ ہر کہ اس لفظ کے ہونے پر آپ ہی کے ذہن صاف اقدس کو حرکت ہوگی ورنہ معاذ اللہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کجا شیوہائے واجب کجا تعزیات ممکن۔ چند سطر بعد خوب ہی تقدس کا ثبوت دیا ہے کہ اس محفل اقدس میں کل تحصیل کے عہدیدار ہندو مسلمان حتی کہ جاری تحصیلدار جناب سری کشن داس صاحب دام اقبالہ رونق افروز تھے سبحان اللہ کیا جلسہ۔ اسپر اوس کی تقدیس میں شاید ہی کہ کوئی کلام کرے اس لئے کہ جب ہر نا

لوگ جلسہ ہندوں کا اور جناب سری کشن لعل صاحب جیسے اوتار شریک ہوں تو یہ محفل البتہ اور لابد مقدر اور مقدس بھی مجبوری اجماعاً اور پھر کیسے کہ مع تال ونخبوسہ نور گرنے لگا اور مزید بر آں گوبہ پر گرد۔ رہی تقسیم شیرینی اور چپاتی خیراتی یہ تو مسئلہ جانتین یا آپ اسمیں خام بیانی اور بلند کلامی اسعد جو مشہور ہے کہ بیان کرنے خود مجھے شرم آتی ہے وجہ یہ کہ ان امور محدثہ اور مخترعہ کے ایجاد سے کہ جسمیں سراپا اسراف لاطائل ہے یہ ہی مناسب ہے کہ واعظا سنے واعظوں میں مدرسین اپنے شاگرد اور ملنے والوں میں برادری کے چودہری اور سرپنچ اپنی برادری اور محلوں میں اگر اس سے بکی تمام المدینۃ ریل کے چندہ دہی میں سعی بلیغ کو کام فرما دینگے اور مسلمان بھی یہ تصور کریں کہ وہ ہی ریل ہے جو دیار حبیبی سے مشرف کرنیوالی اور اوس محبوب خدا کے دیار تک پہونچانیوالی ہے کہ ابوبکر صدیق جیسا شخص اپنے گہربار کو فدا کرکے اور بیکے کو چھوڑ کر اوسی سرزمین نبی علیہ السلام کے پاس جگہ لے اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تہا کہ مکہ اور مدینہ کا نام لیا جائے جان قربان کرنے کو موجود ہو جاتے تھے اور ایک یہ وقت کہ انہی مواضع مقدسہ کے نام لینے سے تیوری پر بل پڑ جاتے ہیں اور فضول اخراجات کو موجب برکت تصور فرماتے ہیں واہ واہ سبحان اللہ۔

ملا و با نصیحت بود ونہ گفتیم بحوالت با خدا کردیم ورفتیم

ظرافت نامہ نگار سہارنپوری

طاعونی کرشمہ یا بری افعال کا دہش

(فریاد ہے خدا سے کہ رحمت نزول ہو)

حضرت مولانا پنچ ادام اللہ آپ کو خیر کی توفیق دے حق سرہ کا نعرہ ہر دم ہی نمک سبکا بول بالا ہو انسان عجب خاک کا پتلا ہے کہ سرو خاکساری نے اسے وہ مرتبہ بخشا کہ تمامی خلقت پر اشرف المخلوقات کا خطاب پایا عقل وہ لطیف عطا ہوا کہ ہر نیک و بد خیر و شر عیب و ہنر دوست و دشمن حتی کہ خدا شناسی وصول ولی اللہ کا بھی مرتبہ اُسی کو ملا مگر ہاں اس زمانہ کا اس سبب سے زمانہ ماسبق کے جانوروں نے بھی اس کی بڑائی کی قسم کہائی خدا نمانت کرے نیت بد والوں کو زمانہ کا وہ اولٹ پھیر نظر آرہا ہے کہ الحفیظ دعیاذ باللہ طاعونی کرشمہ نے اپنا وہ دور دورا دکھایا کہ سُرخ کو سفید کر دکھایا ہائے ہمدردی قوم واسلام واسعدہ وہ باتیں کہ ہمارے رہبر برحق نے تسلیم فرمائی وہ بالکلیہ ملیامیٹ خیال غرض سب سے چلتی پھرتی نظر آرہی ہیں سے زمبر جال عاشق آب غرا اس حالت صوبہ بہار میں طاعون ملعون کا وہ زور شور ہے کہ۔ نہ جائے ماندن ونہ راہ رفتن۔ کوئی قریہ دیہات شہر ایسا نہیں کہ جہاں اس ملعون کا دورنگہ نہیں سے گر ہمیں مکتب است وہم ملا کار طفلان تمام خواہد شد + اب بھی ورد زبان ہر ہیچ فریاد ہے خدا سے کہ رحمت نزول ہو۔ اور بجز اس کے دوسرا کیا کہا جائے کہ بڑے افعالوں کا دہش ہے اور اس میں شک نہیں کہ فعل یہ ہے کہ جس کو علی العموم نہیں کرسکتے اور وہ بھی کون کہ جس حق میں لعنۃ اللہ کا لفظ آیا ہے یہ مسلم الثبوت ہے کہ جب بندوں میں نافرمانی درجہ اعتدال سے زیادہ آجاتی تو پروردگار عالم متنبہ کرنے کے لئے وہ وہ کوڑہ نزول بلاؤں سے لگاتا ہے اسلئے سب بیچاروں کی دہشت ہنستا تا ہے کہ جو موجب بازگشت الی الحق ہو سو سب باتیں موجود ہیں مگر افسوس پہر بھی وہی مرغی کی ایک ٹانگ جیسا کہ اسطرف کی یہ حالت

ہو رہی ہے کہ جہاں بستی میں دو ایک فوتی ہوئی اور
جھٹ سے ویک ڈگر کے فرد فرد فرد فرد ہو گئے
خدا جانے کیا سمجھتے ہیں کیا وہ دوسرے حاکم و مالک
کی سلطنت ہے ہرگز نہیں بلکہ اسکا یہ نتیجہ سمجھو کہ
نہ سکے ورد ی افتد کنند مجلاب + اور عذاب یہ
کہ جس بستی میں پہونچے اپنی جان تو دیہی ڈالتے
ہیں اوس بستی کے لوگ بھی اس ڈھنگ میں پہنسکر
برباد و تباہ ہو جاتے ہیں اور جو رہے سہے اون
کی حالت دیکھنے سننے میں آرہی ہے کہ میت
کو غسل دینے والا کفنانیوالا کاندہا دینے والا نماز
پڑھنے والا نہیں نصیب ہوتا ایک دوسرے کی خبر گیری
نہیں مگر شکر بعض جگہ اب بھی ہو رہا ہے کہ ڈوم ڈہاڑی
کے ہاتھ مٹی خراب افسوس صد افسوس ہر چند سب
ہی سمجھتے ہیں کہ ہر ایک کو یہ منزل طے کرنی ہے
اسپر بھی یہ غفلت و خوف و ہراس کہ بر سیاق حال
نہیں اپنے گناہوں سے توبہ استغفار نہیں اے میرے
پیارے بھائیو جیسا کہ طاعون جگہ والوں کو مہلک
مقام میں جانا شرعی ممانعت ہے ویسا ہی آفت
رسیدہ کو طاعون جگہ میں جانا ممنوع اور شرکت جنازہ
فرض کفایہ اسکا بھی روز حساب میں بازپرس ہر گا
ذرہ ذرہ حساب خواہد خدہ قطرہ قطرہ شمار خواہد بود
حرکت بر قضا آئی نہیں (خاسر خبر حافظا) بجز وہ کہ ایک
دوسرے کی ہمدردی و شرکت داد آئی فرض کفایہ
سے ہرگز ہرگز باز نہ آؤ اور گوش ہوش سے شنو
کہ رحمت و کرم الٰہی پکار پکار کہہ رہی ہے کہ باز آ
باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت پرستی
باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار
اگر توبہ شکستی باز آ + دیکھو اسوقت دریائے
قہر و کرم دونوں لہریں مار رہی ہیں اب خواہ اس
پار اسلئے ہر فرد بشر پر فرض ہے کیا بوڑھا
کیا جوان کیا لڑکا کہ اپنے افعال پر نظر عمیق ڈال

کہ اپنے سب گناہوں برے افعالوں سے توبہ
استغفار کر کے صدق دل سے امنت باللہ پڑھتے
ہوئے پورے مسلمان ایمان والے ہو جائیں
اور اپنے دل کو شکستہ کر کے ماتوں کو ایسا
گڑگڑائیں - پناہ مانگیں کہ عرش بریں تک کانپ
جائے پس دیکھنا اگر دریائے رحمت جوش
مارکر آغوش رحمت میں نہ لیوے تو ہادی برحق
کا ذمہ اور دعا ہے کہ اللہ سب کو توفیق رفیق
دے - والسلام

نصیحت کس سود مند آید ش ۔ گر گفتار سعدی پسند آید ش

ع - ق - نور وحدت - چھاؤنی داناپور

اجی حضرت ہم ہو گئے

مسٹر پنجاب اور آمین مبارک ہو کہ حضور کی برکت
سے ہم ہو گئے آپ بھی دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے
انجناب کو ٹرول مبارکباد دیکر عزت افزائی فرمادیں
کیونکہ ہم ہو گئے ناظرین اخبار آپ لوگ کیوں خاموش
کیوں خاموش ہیں آپ بھی مبارکبادی کا ڈونگرا
بدولت کے فرق شریف پر دل سے کھینچ ماریئے
کیا آپ کو نہیں معلوم ہوا کہ ہم بھی ہو گئے - ارے
کوئی نوکر حاضر! ہاں غریب پرور حاضر ہوں - کہاں -
کہاں - جلد آؤ - جلد آؤ - دل تم نے کیوں اسقدر
توقف کیا - اچھا فوراً جاؤ اور شہر میں منادی سے
کہہ کر ندا کرے کہ آج فلاں ابن فلاں ... ہو گئے
صاحب! کون ہو گئے کیا تو نہیں جانتا کہ ہم کون
ہو گئے - حضور عالی بندہ تو محض ناواقف ہے
خدا جانے جناب کیا ہو گئے کچھ حضور ارشاد تو
کریں کیا ہو گئے کہا جناب پیر نیچر زندہ درگورہ
کے معتقد تو نہیں ہو گئے یا کسی خوبصورت عیسائن
کے عشق میں عیسائی ہو گئے کچھ فرمائیے تو سہی - لاحول
ولا قوۃ یہ تونے کیا کہا خبردار جو آیندہ اسی قسم کے بیہودہ
کلمات زبان سے سرزد ہو گئے تو پی جاونگا - واللہ
اگر اور کوئی ایسی ناشائستہ خطا کا مرتکب ہوتا تو مارے
ہنٹروں کے کہال ہی تو گرا دیتا غضب خدا کا تونے
ہم کو نیچری اور عیسائی وغیرہ کہا - اب نیچری ہو گا
تو باپ! انجناب علیہ الرحمہ تو خاص الخاص پکا
مسلمان ہیں - اور ان ہر دو فرقہ مذکور پر لعنتی کا طوق
روانہ کرتے ہیں - بس بس ہم ہو گئے اور ایسے ہو گئے
کہ خوب ہی جیسی طرح ہو گئی - ایک معزز صاحب - اجی
حضرت آپ قریباً دو گھنٹے سے ہو گئے ہو گئے فرما
رہے ہیں لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیا
ہو گئے کیا آپ امسال نتیجہ فالوں میں پاس ہو کر
فیل ہو گئے یا مردم شماری کے دفتر میں ہیڈ کلرک
ہو گئے یا کسی جدید اخبار کے ایڈیٹر ہو گئے یا طاعونی
محکمہ میں ملاگونا تو یہ ڈاکٹر ہو گئے یا نئی روشنی کے
لنگور ہو گئے یا حضور قیصرہ ہند خلد آشیان کے
غم و رنج میں رو رو کے اندھے ہو گئے صاحب
ہندوستان میں ایسا کون ہوگا کہ جس کو حضور
مرحومہ کے رخصت ہونیکا صدمہ نہو - ہم تو یار کچھ اور
کے اور ہی ہو گئے - اچھا تو کیا آپ لوٹ کمپنی اینڈ
کمپنی کے نیجر ہو گئے یا رشوت خور ہو گئے یا گورنمنٹ
بہادر کے برخلاف ہو گئے ارمان خاموش خاموش
یہ کیا الفاظ منہ سے نکالے کچھ جی اچھا ہے رہ گئے
ہوتے - گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف ہونا کیا نانی جی
کا گھر ہے میاں کپڑے دیوار میں چنوا دئے جاؤ گے
اچھا صاحب تو آپ بتا کیوں نہیں دیتے ہیں کیا جناب
ارمارچ سنہ ۱۹۰۱ء کے انتخاب میں ممبر تو نہیں ہو گئے
بس بس ارے واہ دوست تیری دم میں رستہ خوب
وہ کی کوڑی لایا - جی ہاں ہم خدا کے فضل سے ممبر
ہو گئے لیکن حضرت بڑی دقت اور جانفشانی کر

سانتھ ہوئے۔ وہ تو یہ کہو کہ میاں گڑبڑہ جھالہ خانصاحب نے گڑبڑجھالہ ڈالکر (خدا اُنکا بھلا کرے) بیچارے نے کوشش بلیغ کرکے ہم کو ممبر کرا ہی دیا ورنہ ممبری کیا ہستی تھی کہ جو ممبر ہوتا۔ مگر صاحب گڑبڑہ جھالہ خانصاحب ہیں بڑے کائیاں اور چلتے پرزے انہوں نے ایسی چالاکی اور ہوشیاری سے کارروائی کی کہ یار لوگ منہ دیکھنے کو دیکھتے ہی تو رہ گئے ہمارے مدمقابل نے کمال ہی کا تو زور لگایا کہ ہم ممبر ہو جاؤں لیکن کامیابی کا منہ کیا معنی ورم ہی نہ دیکھ سکے۔ ممبر صاحب آپنے سب کچھ تو فرمایا لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ کی جانب سے رائے دہندی میں کون کون سے تھے۔ ارے یار یہ مت پوچھو! انجناب کی رائے دہندگان میں ایسے ایسے معزز اور شرفا لوگ تھے کہ ہرگز وہ ہرگز کو نصیب نہیں ہو سکتے۔ ہماری طرف کے آدمیوں کی وضع قطع لبینہ بیکانیروں کی سی تھی۔ بس نرے دُھنئے جولاہے قصائی بہشتی نائی بانی وغیرہ وغیرہ اولوالعزم اشخاص۔ خوب خوب۔ جب ہی تو آپ ہو ہی گئے ورنہ اگر قومی شناخت کی ٹھہرتی تو جڑی کا ٹھہرتی ایک اور بات بھی قابل اظہار ہے لگے ہاتھوں اس کو بھی سُن ڈالئے وہ یہ ہے میاں گڑبڑہ جھالہ خان نے بہ سبب اپنی ہوشیاری و چالاکی کے نہ صرف ہم کو ہی ممبری کی کرسی پر جلوہ افروز فرمایا بلکہ خانصاحب نے خود بھی سال بھر کے گیہوں کا انتظام کرلیا۔ کیوں ہے نہ اوستادی کی بات! اچھا دیکھئے تو صبح کا وقت ہے نماز صبح سے مسلمان فارغ ہو چکے ہیں مگر تیورا ہی تک اپنے معمولی وظیفہ میں مشغول ہیں خوب صاف شگفتہ نیلگونی ظاہر کرنیوالے آسمان پر ابر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا جال پڑا ہوا ہے خدا کی آزاد مخلوق یعنی چڑیاں چار پہر کی جھولی ہوا عشق کے تازہ کرنے کے واسطے عجیب جوش کے ساتھ خدا کے جنگل میں ایک دل فریب حرکت پیدا کر رہے ہیں۔ انجناب بھی فوراً بستر سے اُٹھ کر دل مضبوط کرکے وہم سے چارپائی کے نیچے آ ہی تو رہے۔ بس پھر کیا تھا جھٹ وضو کر خدا کی عبادت میں مصروف۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

نیسار خان الدہلی

شائقین طلبہ کو اطلاع

امابعد عرصہ پانچ سال سے مدرسہ رحمانیہ اس شہر دانا پور محلہ سلطان پور میں جاری ہے یہ مدرسہ خاص قرآن۔ تفسیر۔ حدیث پڑھانے کیلئے کھولا گیا ہے۔ کتب درسیہ مثل نحو صرف منطق معانی اصول وغیرہ بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ جو طلبہ علم حدیث میں مشکوٰۃ پڑھ چکے ہونگے اون کو مدرسہ سے جاگیر ملیگی اور عدم استطاعت پر حدیث کی کتابیں بھی اون کو مفت دیجاوینگی۔ اور مشکوٰۃ کے پڑھنیوالے طلبہ کو صرف مدرسہ سے کھانا ملیگا جب وہ تعلیم میں ترقی کرینگے تو اون کو بھی عدم استطاعت پر حدیث کی کتابیں دیجاوینگی۔ شائقین علوم دینیہ اور طالبین فنون حکمیہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس مدرسہ رحمانیہ میں داخل ہوکر تعلیم سے بہرہ یاب ہوں۔

سعد اللہ خان مہتمم مدرسہ رحمانیہ سلطان پور دانا پور

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات منشی اقبال حسین صاحب المتخلص بہ عاشق دیہوری وکیل ریاست بیکانیر۔ از نتیجہ فکر سید یعقوب حسین ضیا قائم پوری

حیف ہے محرم کو وہ [illegible]

ہوگیا آہ جان بحق تسلیم جو شاعر بیمثال تھا عاشق

نکلی تاریخ بھی عجب قائل [illegible] سے مٹ گیا عاشق

اسلامی دنیا

سقوطرہ کی کمپنی متعلقہ آبرسانی نے عبادتگاہوں یا دیگر مقدس مقامات کو مفت پانی بہم پہنچانے سے انکار کیا تھا جسپر یہ معاملہ عدالت تک پہونچا۔ وہاں یہ فیصلہ ملا کہ گورنمنٹ نے اس کمپنی کو جن شرائط پر اجارہ دیا تھا اُس نے اُن کو ملحوظ نہ رکھکر بیجا سختی کی ہے لہذا اسپر شکست معاہدہ کا استغاثہ دائر کیا جاسکے۔

ہمعصر صباح رقمطراز ہے کہ وزیر صیغہ بحری نے سو لاکھ پونڈ ادارہ مخصوصہ کیلئے قرض لینے کا قصد کیا ہے۔ یہ رقم ان دو جہازوں کی تعمیر میں صرف کیجاویگی۔ جو یورپ کی کارخانہائے جہاز سازی میں تیار ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ارادہ ہے کہ کمپنی کے بیڑہ میں حسب ذیل اضافہ کیا جائے۔ ۲ جہاز باربرداری ایسے کہ جن میں پندرہ پندرہ سو ٹن بوجھ کی سمائی ہو اور ۲ پانچ پانچ سو ٹن گنجائش کے۔ ہم اسنے بھی ذرا چھوٹے۔ منجملہ ان کے پہلے ۲ جہاز تو زیادہ طولانی لائنوں پر لگائیں جائیں گے۔ اور دوسرے ۲ بحیرۂ مارمورا بحیرۂ اسود اور بحیرۂ ایجین میں چھوٹیں گے اور ہم چھوٹے سٹیمر لوکل لائنوں پر لگائے جائیں گے

صنعا کی خبر ہے کہ چند روز ہوئے علی محمد نام ایک باغی بلاد السوئیس کو اس غرض سے گیا تھا کہ وہاں پختہ بغاوت پھیلائے۔ حکام کو اسکی موجودگی کی خبر لگ گئی۔ فی الفور جندارمہ (فوجی پولیس) نے اس مکان کو آن گھیرا جس میں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ شخص مذکور نے اوس وقت ہی تعمیل حکم اور اطاعت گزینی سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ اہل پولیس پر فیر بھی کردیا اونہوں نے بھی سے نشانہ بندوق بنایا۔ چنانچہ وہیں اوسکا ڈھیر ہوگیا۔

جاسوسون کی رپورٹین

۳۰ مارچ کی شب کو بوئرون نے جہانسبرگ اور پریٹوریا کے مابین کی ریل کو پٹریون سے اتار دیا اس کارروائی سے آمد و رفت اسباب اور مسافرون کو حرکت ہوئی لیکن کسی شخص کو نقصان نہین پہنچا۔

ٹوکیو پایہ تخت جاپان کے اخبارات مظہر ہین کہ جاپان کے لشکر اگرچہ مقام سیول سے آئندہ ۔۔۔ تک روانہ ہو جاوینگے تاہم ان کے رہا کرنے والی افواج جلدی سے روانہ ہونگی۔ جاپانی محکمہ حرب مین غضب کی حسن و چالاکی پائی جاتی ہے جو جاپانی لشکر چین سے روانہ ہوگا اس کی رہائی اس سے بجا اس بھی زیادہ بہادر اور قوی لشکر بھیجا جائیگی۔

اخبار لنڈن گزٹ سینٹ پیٹرزبرگ کے ایک تار سے مظہر ہے کہ منچوریا مین سخت فساد برپا ہوا۔ روسی جنرلون نے مقام چاربن پر ایک بڑی امدادی فوج بھیجنے کی درخواست کی ہے اسلئے کہ خوف ہے کہ موسم بہار مین پھر بوکسریون کیطرف سے زبردست حملہ ہوگا۔

جنرل ڈیویٹ اور جنرل بوتہا ایکدوسرے کی ملاقات کے لئے بڑھ رہے ہین۔

جنرل فرینچ نے جمعہ کے روز راستے ہیڈ کے مشرق مین ڈچون کو کئی میدانون سے بھگا دیا۔ ۴ ڈچ مقتول اور کئی مجروح ہوئے۔

برٹش فوج نے مقام راستے ہیڈ کے مشرق مین ڈچون کی تین توپون پر قبضہ کیا۔ ڈچ مشرق کی طرف لوٹ رہے ہین۔

جنرل پلومر نے پیٹرزبرگ ریلوے کے مقام وارم باتھس اور نابلسٹارم پر قبضہ کیا۔ اور ایک بالکل نئے پٹری بڑھ رہے ہین اب تک شمال مین برٹش فوج کی اخیر چوکی نیبارس ریور پر تھی مذکور ریلوے لائین کو ڈچ پیٹرزبرگ سے سامان رسد اور گولہ بارود لاکر تقسیم کرنے مین بہت کام مین لاتے تھے۔

کرناسی کے اکثر باغی سپاہیون کیطرف ہٹ رہے ہین انکا ایک سردار کورٹ مارشل کے حکم سے گولی سے مار دیا گیا۔

موسم سرما کے پہنچنے کے خیال سے مشرقی ٹرانسوال کے ڈچ شمال کیطرف مقام بشوپلڈٹ مین گھس رہے ہین۔ آرینج سٹیٹ کی ۱۰۰ سے اوپر ڈچ جنرل بیڈن پاویل کی فوج مین بھیجے گئے۔

کمانڈر انچیف کی تنخواہ مین اضافہ ہوا آئندہ سے اس عہدہ کی پانچ ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ ہوگی۔

فرینچ بحری وزیر نے ۲۰ اور دریا کے اندر چلنے والے جہاز بنانیکا حکم دیا ہے۔

کرنل ڈارنٹ نل کی فوج نے راستے ہیڈ کے شمالی مشرق مین ایک ڈچ فوج کو گھیر کر اوسے شکست دی۔ دشمن پانچ مردے اور کئی مجروح میدان جنگ مین چھوڑ کر بھاگ گئے ہم نے ۱۰ ڈچون کو قید کیا۔ اون کی تمام گاڑیان اور کئی ہزار مویشی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمارا صرف ایک آدمی کام آیا۔

گورنمنٹ چین نے روس کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ وہ معاہدہ منچوریا پر دستخط نہین کر سکتا۔ کیونکہ کل دول کی مخالفت کے لحاظ سے وہ اور دوسرونکو چھوڑ کر صرف ایک سلطنت سے اتحاد کرنے کی جرأت نہین کر سکتا۔

شہنشاہ جرمن نے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ کا ایک قرضہ نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ لہذا اس سے چندہ زیادہ رقوم کی درخواستین اب تک آچکی ہین۔

ہزمجسٹی شاہ ایڈورڈ نے ایک بادی جہاز کی قائم کرنے کی درخواست کی ہے جس مین ۲۰۰ یا ۳۰۰ ہندوستانی سوار ہون گے۔

فوجی محکمہ نے ساحل سے کمبرلی کی طرف اس خوف سے ڈائنامیٹ بھیجنے کی اجازت نہ دی کہ ڈچ اوسپر قبضہ نہ کر بیٹھین۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ڈچون نے ۷ فروری کو مقام بلفاسٹ پر ڈکاک نامی قاصد صلح پر جو صلح کی جھنڈی بلند کئے اونکی طرف روانہ ہوا تھا گولی چلائی۔

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کارنوال نے عدن مین ایک اڈریس کے جواب مین بیان کیا کہ وقت مجھے اتنی مہلت نہین دیتا کہ اسوقت مین ہندوستان کی سیر کرون مگر مین امید کرتا ہے کہ غالباً آئندہ یہ ارادہ پورا ہو جائیگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً جنرل پلومر کی فوج کے علاوہ اور فوجین بھی پیٹرزبرگ کی طرف بڑھ رہی ہین۔ یہ مقام زمانہ جنگ ڈچون کا بڑا ذخیرہ گاہ تھا۔ مقام برانڈفورٹ کے قریب ہانی کرافٹ کے سوارون کی ساتھ جو جدید مقابلہ ہوا۔ اس مین ۵ ڈچ مارے گئے۔

جنرل کیسلی پیکن واپس آئے۔

پیرس مین معتبر ذریعے سے بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ چین نے معاہدہ منچوریا پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اس لئے روسکا ارادہ ہے کہ تمام طاقتو کو ایک نوٹ بھیجے جس مین اطلاع دے کہ جب تک اچھی طرح امن قائم نہ ہو جائے گا اس وقت تک منچوریا پر ہم اپنا قبضہ جاری رکھین گے۔

کیپ ٹاؤن مین پلیگ کی سرکوبی بہت کوشش کی جاتی ہے اور ہیضہ سڑک پر لاشین نظر آتی ہین۔

سکیمز اور فورڈبوک و خیرہ آف بارگ پیکر مرن بھیجا

الہ آباد کے انٹرنس مین اسکے ایک لڑکی اول نکلی اور کل پانچ لڑکیون نے اول ڈویژن مین امتحان پاس کیا۔

اخبار سپت بادی کلکتہ پر مقدمہ لائبل مین ہائیکورٹ سے اضافۂ سزا کی درخواست منجانب سشن جج کی گئی ہے۔

یہ افواہ بہت مشہور کی گئی کہ حضور لارڈ کرزن ماہ نومبر مین ملک برہما کی سیر فرمائینگے۔

لکھنؤ کی خبر ہے کہ اودہ کی عدالت جوڈیشل کمشنر ۲۰ر مئی سے ۲۰ر جون تک بسبب گرما کے بند رہیگی۔

حضور لیڈی کرزن صاحبہ ۱۲ر مارچ کو روانۂ ولایت ہوئین ۴ ماہ کے بعد واپس آئینگی۔

کوئٹہ مین ۱۶ر مارچ کو ۲۰ وین پلٹن بلوچی کے ایک سپاہی نے ایک گاؤن کے باہر تین خون کرڈالے ایک عورت پر فساد ہوا۔ تینون کو نشانۂ بندوق سے چت کرکے کوہستان کو بھاگ گیا۔ اور پکڑا نہین گیا۔

ہندوستان مین رہنے کے لئے روسلن کاسل نام جہاز بوئر قیدیون کی ایک کھیپ لیکر کیپ سے روانہ ہوا۔ آخر اپریل مین پہونچیگا۔

مہاراجہ میسور اور بہت سے والیان ریاست لندن مین شاہ ایڈورڈ کے جلسۂ تاجپوشی مین شریک ہونگے۔

کلکتہ مین ایک شدید واردات قتل پر سنسنی پیدا ہے مسٹر باس کے گھر مین گھس کر رات کو اسکے بچہ کو بدذات نے بیطرح قتل کیا۔ مجرمون کا پتہ نہین۔ کمشنر پولیس نے پتہ لگانے پر ایک ہزار کا انعام مشتہر کیا اسکے بعد دو رانہ قتل ہے۔

پنجاب یونیورسٹی نے کالسکول لاہور کو کالج کا منصب دیگا۔ ڈاکٹر دسیرل پرنسپل ہونگے تنخواہ ۱۰۰۰ ماہانہ ہوگی۔ اسمین صرف گریجوایٹ داخل ہوسکینگے۔ معیاد تعلیم کی بجائے تین کے دو سال رہیگی۔ مکمل اصلاح منظور کی گئی۔

بابو ہیرا لشور سین انسپکٹر پولیس و برو گنڈہ کو بجرم دروغ حلفی ایکدن قید ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی

لدھیانہ مین عنایت اللہ کا قاتل حراست پولیس سے فرار ہوگیا۔ کنسٹیبل کریم بخش کو ۶ ماہ قید محض ہوئی۔

احمد آباد سے خبر آئی کہ حلقۂ سولہ مین پہلوان نے گاؤن لوٹ لیا۔ افسر پولیس موقع پر گیا ہے۔

میسور کی کانون سے پچھلے ہفتہ ۵ ا ایکٹ سونے کے (بابت ۵۸۰۰۰ روپیہ) ایجی سی لندن بھیجے گئے۔

صاحب امیر کابل نے پچھلے سال کا وظیفہ ابتک وصول نہین کیا۔ وہ خزانۂ ہند مین امانتاً دھرا ہے۔

ماہ جنوری مین ہند سے ۱۳ لاکھ ہنڈریڈ ویٹ گیہون اور ۱۳ لاکھ ہنڈریڈ ویٹ چاول باہر گیا۔

گیا مین بڑا دنگل ہوا۔ امرتسری پہلوان غلام نے مقامی پہلوان بچپت سنگہ گرانڈیل کو بسہولت پچھاڑا ہے۔

کلکتہ مین جس فوجی گورہ نے اپنی رجمنٹ کے دیسی درزی کو قتل کیا اسکا مقدمہ ہائیکورٹ مین مئی مین ہوگا۔

کدرمہ (ہزاری باغ) کے مسٹر وائٹ بجرم قتل ایک دیسی کے دورہ سپرد کئے گئے۔ ہائیکورٹ نے ضمانت نا منظور کی۔

آسٹریلیا مین فوجی ضروریات کیلئے ہندوستان سے ۲۰ لاکھ کارتوس بنبری مارٹنی کے بھیجے گئے۔

آگرہ کے مقدمہ ڈکیتی مین ۲۲ آدمی بری ہوئے ۹ ۲ کو کالا پانی کی عمر قید اور ۳۲ کو ۱۰-۱۰ سال قید کی سزا دیگئی۔ کل تعداد ۷۵ تھی۔ ۲ کو ۷-۷ سال اور ۲ کو ۵-۵ سال قید ہوئی یہ مقدمہ بڑے معرکہ کا فیصل ہوا ہے۔

آرہ کے مقدمہ اشتعالک مین ۱۶ کو پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ ۱۳ آدمی کالا پانی جائینگے صرف ۳ پھانسی پائینگے۔

پنجاب یونیورسٹی کی مجلس سینٹ سے ٹیکسٹ بک کمیٹی مین ممبر مقرر کرنے کی رعایت چھینلی

علیگڈہ کالج کے بورڈنگ ہوس کی تعمیر کیلئے لوکل گورنمنٹ نے ۲۰ ہزار روپیہ عنایت کیا۔

بیگمصاحبہ بھوپال کو آرام ہے۔ ڈاکٹر ساحب ۵۰۰ روپیہ یومیہ فیس پر معالج ہین۔

یادگار قیصرہ متوفیہ کیلئے فتحپور مین بصدارت مسٹر ریاشنکر کلکٹر ۸ ہزار کا چندہ جمع ہوا

بنارس مین طاعون کا زور بڑھ گیا۔ مارچ مین ۱۳۸۰ موتین ہوئین۔ یکم اپریل کو ۱۰۳ موتین ہوئین۔

King Emperor Edward
the Seventh.

قطعہ تاریخ

تخت نشینی عالیجناب حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم۔ از نتیجۂ خاکسار صادق

الحمد للہ کہ ملی تخت شہی ہے
قائم ہوئے کنگ ایمپرر ایڈورڈ دی سیونتھ
ہو تخت نشینی کی سنہ نام مین صادق
گن لیجئے کنگ ایمپرر ایڈورڈ دی سیونتھ
۱۹۰۱ ء

احمدی پریس واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔